ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

مزدور کسان پارٹی کا دفعہ 1، 2، 3: تجزیات و تفصیلات

Analysis and Details of the Manifesto of the Labor and Farmer Party: Sections 1, 2, 3

☆ڈاکٹر معاذ عزیز
وزیٹنگ لیکچرر شعبۂ اسلامک سٹڈیز / پاک سٹڈیز دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر پشاور۔
☆☆ڈاکٹر عبدالحق
لیکچرر آف اسلامیات دی قائداعظم کالج فار بوائز مردان۔
☆☆☆یاسر عزیز
لیکچرر آف اسلامیات ایڈورڈز کالج پشاور۔

Abstract
Before the creation of Pakistan, the British ruled India. And in order to strengthen and stabilize his neo-demographic system, he created the jagirdars and the Khawanin class and helped these jagirdars in every way to make them assistants to his government. As the British introduced the same European feudal system here, although most of the lands were barren and uncultivated and these lands were cultivated by the natives. The British gave ownership of these lands to the feudal lords. As a result, the land came out of the national ownership and came into the possession of a few khans and feudal lords. Due to which various movements were born. One of them was Mazdoor Kisan Tehreek. Here, their services and their manifesto have been scientifically and comparatively evaluated.
Keywords :British rule, feudal system, landownership, Mazdoor Kisan Tehreek, socio-economic evaluation.

تمہید

انگریز دور میں ایک طرف قومی تحریکوں نے جنم لیا تو دوسری طرف قوم فروشوں اور ظالموں کے خلاف وقت کے انقلابیوں اور جمہوریت پسند کسانوں نے جرگے بنائے۔ جو کسانوں کے حقوق و آزادی کے خاطر دن رات محنت و جدوجہد میں مصروف تھے 1937ء میں غلہ ڈیر تحریک، 1939 میں مفتی آباد کسان تحریک ان کی سربراہی میں تھی 1948 میں سرحد کسان جرگہ ختم ہوا۔ اس کے بعد 1957 میں ایک طرف نیشنل عوامی پارٹی وجود میں آئی۔ تو دوسری طرف 1963ء میں کسان کمیٹی کا دور آیا۔ جو 1968ء میں ختم ہوا۔ اور جب نعپ میں اختلاف پیدا ہوا تو اسی سال 1968ء میں پاکستان مزدور کسان پارٹی MKP وجود میں آئی۔

مزدور کسان پارٹی (MKP)

مزدور کسان پارٹی یکم مئی 1968ء کو وجود میں آئی[1]۔ 16۔17 مئی 1968ء کو لائلپور میں مزدور کسان پارٹی صوبہ سرحد اور پنجاب نعپ (مزدور کسان) اور کراچی نعپ (مزدور کسان) کا مشترکہ کانفرس ہوا اور تینوں تنظیموں کو نعپ (مزدور کسان) کے نام پر متحد کیا۔ البتہ سرحد میں اس تنظیم کا نام مزدور کسان پارٹی رہ گئی۔ اور مارچ 1970ء میں نعپ (مزدور کسان) نام ختم کیا گیا۔ اور پاکستان مزدور کسان پارٹی نام

[1] حاجی اسحاق، کسان کمیٹی ممبر، ہرٹ کلے شکور، چارسدہ، 16-05-2022 بوقت: 11:45 بجے۔

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اپنایا گیا۔[2] 16 مئی 1970ء کو گوجرانوالہ میں سرحد، پنجاب اور سندھ کے ساتھیوں نے مشترکہ پاکستان مزدور کسان پارٹی تشکیل کر دی۔ اور لالہ زیارت گل صاحب کو پارٹی صدر منتخب کیا گیا۔ اور آنے والے سال کے لیے بھی عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔

صدر لالہ زیارت گل، نائب صدر میجر اسحاق محمد اور قادر خان لالا بنوں، جنرل سیکرٹری غلام نبی، پبلسٹی سیکرٹری محمد خان کاکا اور معاون سیکرٹری حفیظ راقب منتخب کیا گیا کونسل نے پارٹی کے آئین دستور کی منظوری بھی دی۔ اور اس کے مطابق یہ پارٹی ملک کے جاگیرداروں، اجارہ داروں اور سرمایہ داروں اور سامراجوں کے لوٹ کسوٹ سے نجات کے لیے ہر ممکنہ کوشش اور لڑے گی۔ اور اس پارٹی میں جاگیرداروں اور بڑے بڑے سرمایہ داروں اور ان کے حمایت کرنے والے عناصر شامل نہیں ہوں گے[3]۔

خلاصہ یہ کہ پاکستان مزدور کسان پارٹی کے سربراہان نے مزوروں اور کسانوں کے حقوق کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا یہاں تک کہ 1971ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت بنی اور بنگال الگ ہوا۔ تو خیبر پختونخوا میں مزدور کسان پارٹی کے سربراہان (مشران) جیسے محمد افضل بنگش، شیر علی باچا، چیئرمین آدم خان اور گل ضمیر صاحب رستم اور بہت سارے کسانوں کو قید کیا گیا۔ اور پھر کسانوں کی سرتوڑ کوششوں اور حکومت سے مذاکرات کے بعد رہا کیا گیا اسی طرح نومبر 1972 میں ایک بار پھر خوانین نے کسانوں کو بے دخل کرنا شروع کیا اور ان کے گھروں کو پولیس نے جلانا شروع کیا اور کسانوں کو ہجرت پر مجبور کیا گیا۔ اور مزدور کسان پارٹی کے سربراہان کسانوں کے حقوق کی خاطر لڑتے رہے اور بھٹو دور میں انہوں نے کافی حد تک کامیابی حاصل کی۔ لیکن پھر آپس کے اختلافات کی وجہ سے مزدور کسان پارٹی تین حصوں میں تقسیم ہوگئی[4]۔

ا۔ مزدور کسان پارٹی سالار گروپ

۲۔ مزدور کسان پارٹی افضل خاموش گروپ

۳۔ مزدور کسان پارٹی کامل بنگش گروپ

ا۔ مزدور کسان پارٹی سالار گروپ

آج کل اس گروپ کے صدر سالار امجد علی ہے اور اس کے بھائی سالار فیاض علی میئر تنگی ہے جو کسانوں کے مسائل حل کرنے اور عوامی خدمت میں لگے ہیں اور خصوصاً خوانین اور کسانوں کے تنازعات حل کرنے اور ان کے درمیان صلح میں کوشش کر رہا ہے۔ سالار امجد علی صاحب اپنے مرحوم باپ سالار محمد شالی کے بارے میں کہتا ہے کہ انہوں نے مزدور کسان پارٹی میں اس وقت حصہ لیا تھا کہ افضل بنگش صاحب اور ولی خان کے آپس میں اختلافات چل رہے تھے اور بعد میں افضل بنگش صاحب نے مزدور کسان پارٹی بنائی۔ اور کئی مرتبہ جیل بھی گئے لیکن جیل جانے کی وجہ سے آپ کے جذبات و خدمات میں کمی نہیں آئی اور یہی کہتے تھے کہ خوانین سے نجات حاصل کر لو اور یہ زمینیں تم لوگوں نے آباد کی ہیں اس کے حقدار تم ہو۔ اور اپنے حقوق کی خاطر ہمارا ساتھ دو اور مختلف جلسوں میں شرکت کرتے تھے اور خوانین کے مظالم سے کسانوں کو نجات

---

2 شیر علی باچا، دہ کسان دفتر، ص 73۔

3 ایضاً، ص 81۔

4 حاجی خان سید ولد میاں نوران شاہ، کسان کمیٹی ممبر، ڈھنگہ بازہ، تنگی چارسدہ، 05 جنوری 2002ء بوقت 10:00 بجے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

دلانے میں ساری زندگی صرف کر دی۔ اب سالار محمد شالی کی جگہ سالار امجد علی پارٹی کی صدارت کر رہے ہیں۔ اور کسانوں کے حقوق کے لیے لڑ رہے ہیں[5]۔

۲۔ مزدور کسان پارٹی افضل خاموش گروپ

اس گروپ کے صدر افضل خاموش صاحب ہے ان کا کہنا ہے کہ میٹرک کے بعد میں PEF میں بطور ائیر مین 1972ء کو بھرتی ہوا اور ہمارے گاؤں سے صرف ایک گاڑی (بس) پشاور جاتی تھی۔ میں نے گاؤں والوں سے رخصت لی اور جب ہری چند پہنچا تو لوگ بھاگ رہے تھے اور ہاتھوں میں ڈنڈے بھی تھے میں نے پوچھا کیا مسئلہ ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک کسان کے گھر کی بے دخلی ہو رہی ہے تو میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں تو بتایا کہ یہ اس کسان کی مدد کے لیے جا رہے ہیں پولیس اور خوانین اس کسان کے گھر کو جلا رہے ہیں اسی وقت میں نے بس ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی روکو اور میں بھی اس کسان کے مدد کے لیے چلا۔ اسی طریقے سے میں نے مزدور کسان پارٹی میں حصہ لیا۔ اور آج تک مزدور کسان پارٹی میں ہوں۔ پارٹی میں سب سے پہلے میں ضلع پشاور کا جنرل سیکرٹری تھا اس کے بعد 75۔1974ء میں ہمارے افضل بنگش صاحب کے ساتھ اختلافات پیدا ہوئے۔ تو چیئرمین آدم خان صاحب اور افضل بنگش صاحب الگ ہو گئے۔

یہاں جو جدوجہد ہوئی تھی۔ اس کے حوالے سے دیکھا جائے تو 1970ء کے لگ بھگ ہشتنگر، ملاکنڈ وغیرہ میں زیرو فیصد مزدور کسان مکان، کھیت کا مالک تھا۔ لیکن اتنے عرصہ جدوجہد کے بعد اب حال یہ ہے کہ 100 فیصد مزدور کسان اپنے گھر کا مالک ہے اور 85 فیصد کسان زمین کا مالک ہے یہ اس کوشش کا نتیجہ ہے جو ہم نے کی تھی اب یہاں پر ایک نئے قسم کی چیز کی ضرورت ہے وہ یہ کہ از سر نو کوشش کی ضرورت ہے کہ ہشتنگر کے لوگوں کو بیدار کیا جائے کہ صرف زمین کی ضرورت نہیں ہے بلکہ زندگی کی اور بھی ضروریات ہیں ان کی خاطر اٹھنا ہے تو ہمارا ارادہ ہے کہ عید کے بعد ایک لانگ مارچ ملاکنڈ سے شروع کریں جس میں ہم یہاں کے لوگوں کو بیدار کریں گے اور ہمارا نعرہ یہ ہو گا کہ صحت، تعلیم، روزگار اور بے گھر لوگوں کے لیے گھر مہیا کرنا۔ یہ باتیں اس ریاست و آئین میں شامل ہیں جو ان لوگوں نے بنائی ہیں کہ ہر شہری کو روزگار دیا جائے گا۔ ہر شہری کو مفت تعلیم دی جائے گی۔ صحت کا خیال رکھا جائے گا۔ تو ہم اس کوشش میں ہیں کہ یہ لانگ مارچ کامیاب ہو جائے اور اس میں ہم ساری پارٹیوں کے لوگوں کو دعوت دیں گے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں۔ کیونکہ ہمارے آئین میں عوام کو مندرجہ بالا سہولیات مہیا کرنا شامل ہیں[6]۔

۳۔ مزدور کسان پارٹی کامل بنگش گروپ

اس گروپ کے صوبائی صدر مدد خان، صوبائی سالار ممتاز کاکا، جنزل سیکرٹری عبد الرحمان ملاکنڈ، نائب صدر اجڑ محمد، ضلع چارسدہ کے صدر حضرت جان، جنزل سیکرٹری عزت گل ہیں۔ چونکہ کامل بنگش صاحب جو کہ افضل بنگش مرحوم کے بیٹے ہیں اور یہ اکثر ملک سے باہر رہتے ہیں تو مذکورہ بالا حضرات پارٹی کی قیادت کرتے ہیں ان میں سے ایک حاجی ممتاز خان ولد رحیم داد مرحوم بھی ہے ان کا کہنا ہے کہ میرا تعلق پارٹی کے ساتھ 1968ء سے ہے جب افضل بنگش مرحوم لوگوں کی خدمت کرتا تھا اور مظلوموں کا ساتھ دیتا تھا۔ خوانین کے مظالم عروج پر تھے اس وقت سے میں MKP کے ''نوجوانان'' مزدور کسان پارٹی میں تھا۔ ہم رات کے وقت پورے علاقے میں گشت کیا کرتے تھے ہم نے پولیس کو منع کیا تھا کہ آپ لوگ زحمت نہ کریں ہم رات کے وقت ڈیوٹی سر انجام دیں گے۔ 1968ء سے لے کر آج 2022ء تک مظلوم کسانوں کی مدد کرتے ہیں

5 سالار امجد علی، صدر، حجرہ سالار صاحب تنگی چارسدہ، 4 مئی 2022 بوقت 09:00 بجے۔

6 افضل خاموش صاحب، صدر افضل خاموش گروپ، حجرہ افضل صاحب شکور کلے، تنگی چارسدہ، 4 مئی 2022، بوقت 10:25 بجے۔

کسانوں اور خوانین کے تنازعات میں صلح کی کوشش کرتے ہیں جیسے ناقو تیل خان اور کسانوں کے درمیان بھی صلح کی ہے۔ اور ہماری کوشش ہے کہ کسانوں کو ان کے پورے حقوق دلا دیں[7]۔

پاکستان مزدور کسان پارٹی کے منشور کا علمی و تقابلی جائزہ

دفعہ 1: پاکستان محنت کشوں، مزدوروں اور کسانوں کی عوامی جمہوری ریاست ہو گی۔

تشریح:

"جمہوریت" عربی زبان کے لفظ جمہور سے ماخوذ ہے اس کا مراد وہ نظام حکومت جس میں عوام کے چنے ہوئے نمائندوں کی اکثریت رکھنے والی سیاسی جماعت حکومت چلاتی ہے اور عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے[8]۔ جو کہ آمریت اور شہنشاہیت کی ضد ہے یعنی جمہوری حکومت سے مراد ایک ایسی حکومت ہے جس میں اختیارات اور فیصلہ سازی کا منبع عوام ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وہ ایک سیاسی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی ڈھانچے کا نام ہے۔ اشتراکیت یا سوشلزم ایسے سماجی نظام کو کہتے ہیں جس میں پیداواری ذرائع (زمین، معدنیات، کارخانے، بینک، تجارت وغیرہ) معاشرے کی اجتماعی ملکیت ہوتے ہیں، اور ان کی پیداوار ذہنی یا جسمانی کام کرنے والوں کی تخلیقی محنت کے مطابق تقسیم کی جاتی ہے۔[9]

اس عوامی جمہوری سے مراد کہ معاشرے کے مزدور وکسان طبقے کے استحصال کو نہ صرف روکنا بلکہ سرمایہ دارانہ نظام کو غیر پائیدار کرنا ہے۔ اور ریاست اس وقت جمہوری بنتی ہے جب وہ طبقاتی جبر کے خلاف املاک سے محروم طبقے کی منظم قوت بن جاتی ہے۔ پاکستان کے لئے اولین اور اہم ترین ترجیح ان کے یہاں یہ ہے کہ وہ ریاست کے اقتدار و اختیارات محنت کش طبقات کے ہاتھوں میں ہو، تاکہ اس کے اطلاق سے اس کا حتمی مقصد حاصل ہو جائے۔ اور پارٹی تمام سرگرمیوں کے لئے جدلیاتی مادیت کے فلسفے اور اصولوں کی رہنمائی لیتی ہے۔[10]

"سوشلزم ایک نظام ہے کہ محنت کش طبقے کا اقتدار ایسا قائم ہو کہ جس میں مالک اور مزدور کو سیاسی اور اقتصادی حقوق یکساں میسر ہوں، سماج ہی سبھی ذرائع، جائیداد اور منافع کا مالک ہوتا ہے۔ یہ کسی ایک آدمی کی ملکیت نہیں ہوتی، معمولی معاشی اصلاحات، مختلف النوع معاشی وسیاسی خیالات اور تمام وسائل دولت، ذرائع پیداوار اور اشیاء صرف کو بجبر ریاست کی تحویل میں لے لینا وغیرہ کو اس کے مفہوم میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ البتہ اس کی تعریف کی تعین میں بڑا اختلاف ہے۔ سوشلزم کی آج تک کوئی ایسی واضح اور متعین تعریف نہیں کی جاسکی ہے جسے تمام اشتراکی مفکرین اور اس کے علم بردار رہنماؤں نے بالاتفاق تسلیم کرلیا ہو۔ اس کے بنیادی اصولوں میں ہمیں استقرار دکھائی نہیں دیتا ہے۔ ہر نئے آنے والے مفکر اور رہنما نے نئے انداز میں سوشلزم کا تعارف کیا ہے۔ کسی نے کوئی اصول اس کے مفہوم سے خارج کر دیا تو کسی نے ایک نئی چیز کو اصولی حیثیت دے دی۔ غرض سوشلزم کے ساتھ خود اس کے حامیوں نے بڑا ستم ڈھایا ہے۔ پروفیسر جوڈ (Joad) کے الفاظ میں ''سوشلزم اس ٹوپی کی مانند ہے جو اپنی شکل وصورت کھو چکی ہے اور یہ اس لیے کہ ہر کوئی اسے اپنے سر پر منڈھنے میں مصروف ہے' '۔[11]

---

7 حاجی ممتاز خان ولد رحیم داد مرحوم، صوبائی صدر، ماصل خان نرسری جمال آباد، ہری چند مندنی، 08 اگست 2022 بوقت 12:00 بجے۔

8 فیروز اللغات اردو، الحاج مولوی فیروزالدین، ادارہ تصنیف و تالیف فیروز سنز، راولپنڈی 2005ء، بذیل مادہ، ج،م، ص500۔

9 سید سبطِ حسن، موسی سے مارکس تک، ناشر مکتبہ دانیال، کراچی، 1977ء، ص49 تا57۔

10 پاکستان مزدور کسان پارٹی، پروگرام و دستور، ضیائے نجیب پبلی کیشنز قصور پاکستان، آئین دفعہ 2، مقصد، 37

11 پروفیسر خورشید احمد، سوشلزم یا اسلام، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی۔ 1982ء، ص:18

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

علمی و تقابلی جائزہ

پاکستان مزدور کسان پارٹی کی بنیاد اور حقیقت

یہ ایک سوشلسٹ، کمیونسٹ اور جدلیاتی بنیاد پہ کام کرنے والی پارٹی ہے، جیسا کہ ان کے ابتدائی منشور و دستور میں واضح طور پر مذکور ہے جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ایک علیحدہ نظام ہے۔ اشتراکیت در حقیقت سرمایہ دارانہ نظام کے رد عمل میں وجود میں آئی ہے کہ سرمایہ داری کی بے اعتدالیوں، اس کے ظلم واستحصال اور خصوصاً مزدور طبقہ کے ساتھ ناروا سلوک کو لے کر انیسویں صدی شروع ہونے سے کچھ پہلے مخالفت کی اِک ہوا چلی بیسویں صدی میں مخالفت کی یہ لہر بہت تیز ہوگئی۔ اب اس کے ساتھ اس احساس نے بھی جنم لیا کہ معاشی زندگی میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں اسی احساس نے جب میدان عمل میں قدم رکھا تو "سوشلزم "کا وجود ہوا۔[12]

اشتراکیت کا سفر اور انجام

جن مسائل کا حل اشتراکیت نے تجویز کیا ہے وہ بذات خود بہت انتہا پسندانہ ہے، سرمایہ دارانہ نظام میں اگر فرد کو اتنا آزاد اور بے لگام چھوڑ دیا گیا کہ وہ اپنے منافع کے لئے جو کرتا پھرے، اس کے مقابلے میں اشتراکیت نے فرد کا گلہ گھونٹ دیا کہ اس کی فطری آزادی بھی سلب ہو کر رہ گئی۔ جو آگے چل کر فکر و ذہن کے ہر میدان میں مذہب کی دی ہوئی اقدار سے انحراف اور ان کے خلاف متشددانہ بغاوت کی روش اختیار کرگئی، پھر یہ کمیونزم لبرزم فلسفہ کے میدان میں رونما ہوا اور الہامی ہدایات سے بے نیاز ہو کر محض عقل کے سہارے سفر حیات طے کرنے کا دعویٰ پیش کیا گیا۔ عقلیت اور انسان پرستی کی تحریکات اسی رجحان کی علم بردار تھیں۔ اس کے بعد اس کا اظہار اخلاق و معاشرت کے دائرے میں ہوا اور روایتی اخلاق کے مقابلہ میں ایک قسم کی بے قیدی، آزادی پسندی اور بے راہ روی کی کیفیت رونما ہوئی۔ پھر اس جدید حریت پسندی کا اظہار خود مذہب کے دائرے میں ہوا اور اس نے تحریک اصلاح مذہب کو جنم دیا۔ بحیثیت مجموعی جو نیا نقطہ' نظر ابھرا اس میں آخرت کو اساس بنانے کے بجائے صرف اس دنیا کے سود وزیاں کو بنیاد بنانے کا رویہ تھا۔ نئی اقدار کا محور و مرکز صرف اور صرف جلب دنیا، حصول منفعت اور لذت پسندی اور مادہ پرستی قرار پائی۔

اس کے خلاف جو ہمہ گیر رد عمل رونما ہوا، اس میں انفرادیت پسندی کی جگہ اجتماع پرستی نے لے لی۔ مغربی تہذیب کی باقی تمام بنیادوں کو جوں کا توں محفوظ رکھا گیا البتہ فرد کو اجتماعی مفاد کا پابند بنانے کی شکلیں تجویز ہونے لگیں۔ فرد کی جگہ سماج کو مرکزی اہمیت دینے کا تصور رونما ہوا۔ اس کے اظہار کا اگلا میدان سیاست ہے، بادشاہت اور استبدادی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا گیا۔ فرد کے حقوق کے لیے لڑائی لڑی گئی اور بالآخر عوام کی حاکمیت کی بنیاد پر لادینی جمہوری نظام قائم کیا گیا۔ بالآخر معیشت کے دائرے میں اس نئی رو کا اظہار ہوا اور صنعتی انقلاب کے سہارے جدید سرمایہ داری رونما ہوئی جس میں فرد کو معاشی سعی وجہد کی بے قید آزادی دی گئی، سرمایہ کو اصل فیصلہ کن قوت بنا دیا گیا اور ذاتی نفع کا حصول معیشت کی رہنما طاقت بنی۔ حکومت کی مداخلت کو محدود تر کر دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں شدید قسم کی معاشی انفرادیت رونما ہوئی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تمام قوتیں انفرادیت پسند تہذیب کو پروان چڑھانے کے لیے استعمال ہوئیں۔

نقصانات

لبرلزم کی اس تحریک نے جہاں مذہبی اور سیاسی استبداد سے پیدا ہونے والی بہت سی خرابیوں کو دور کیا اور نئی تحقیقی قوتوں کو جنم دیا۔ وہیں اس نے متعدد نئے مسائل اور پیچیدگیاں بھی پیدا کر دیں۔ نیا انسان اخلاق، مذہب، قانون اور رواج کے تمام بندھنوں کو توڑ کر بالکل مادر پدر آزادی

---

12 مفتی تقی عثمانی، اسلام اور جدید معیشت، اشتراکیت، مکتبہ معارف القرآن، طبع 2014، کراچی، ص 31۔

کے تباہ کن راستہ پر لگ گیا اور ظلم واستحصال کا ایک نیا اور خراب تر دور شروع ہو گیا۔ معیشت کے میدان میں یہ بگاڑ سب سے زیادہ شدید تھا۔ " روس پر اشتراکی انقلاب کے نتیجے میں روزگار، اس کے نتیجے میں خوراک، اور کسی حد تک سوشل انشورنس کا انتظام تو ہو گیا لیکن روسی باشندوں پر تاریخ انسانی کی بدترین ڈکٹیٹر شپ مسلط ہو گئی۔ ''اور یہ ڈکٹیٹر شپ بھی کچھ ہلکی پھلکی سی نہیں۔ اجتماعی ملکیت کے معنی یہ ہیں کہ ملک کے تمام زمیندار ختم کر دیے گئے اور ایک وحدہ لا شریک زمیندار سارے ملک کی زمین کا مالک ہو گیا۔ سارے کارخانہ دار اور تجار اور متاجر بھی ختم ہوگئے اور ان سب کی جگہ [ایک] ایسے سرمایہ دار نے لے لی جو ذرائع پیداوار کی ہر قسم اور ہر صورت پر قابض ہو گیا اور پھر اسی کے ہاتھ میں سارے ملک کی سیاسی طاقت بھی مرکوز ہو گئی۔''[13]

اس کے برعکس اللہ تعالیٰ اپنی ملکیت اپنے بندوں کو نفع اٹھانے کے لئے اس شرط پر دیتا ہے کہ وہ اس کے استعمال میں اس کی مرضی کے پابند ہوں اور مال و دولت کے نشہ میں مست ہو کر دوسروں کا خون نہ چوسیں بلکہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کریں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾[14]

ترجمہ. '' تجھ کو خدا نے جتنا دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کیا کر اور دنیا سے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا) فراموش مت کر اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی (بندوں کے ساتھ) احسان کیا کر اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ اہل فساد کو پسند نہیں کرتا''

پاکستان کا نظریاتی اساس

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے، وہ عظیم نظریہ دینِ اسلام ہے۔ وہی دینِ حق جو محمد عربی ﷺ لے کر تشریف لائے۔ جس میں انسانوں کے حقوق، عزت و تکریم، مساوات، برابری، امانت و دیانت، سچائی اور انسانیت کی فلاح و بہبود کی بات ہوتی ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ پارٹی نظریہ پاکستان، تاریخ پاکستان اور اس کے آزادی کے لئے دی گئی قربانیوں کے تسلسل سے ناواقف ہے، یہ ایک مسلّمہ تاریخی حقیقت ہے نظریہ پاکستان حقیقت میں وہی نظام مصطفیٰ ﷺ ہے جس میں سب سے زیادہ انسانیت کے حقوق پر توجہ دی جاتی ہے۔ جو انسان ساز، انسان دوست اور انسان نواز ہے۔ جس کی اساس ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' ہے۔ یہی وہ کلمہ طیبہ ہے جس کا نعرہ متانہ لگا اس ملک کو حاصل کیا۔ اسی ملک میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ ساتھ تمام معبودانِ باطلہ اور ظالمانہ قوانین اور انسانیت سوز نظام کا انکار بھی ہوتا ہے۔

اسلام میں محنت کشوں کا مقام اور فضائل

جہاں تک بات مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کی ہے تو وہ اپنے تمام حدود و قیود سمیت آسمانی مذہب اور الہامی قانون دینِ اسلام میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْنًا﴾[15]

---

13 مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ ''اسلام، سرمایہ داری اور اشتراکیت کا اصولی فرق۔'' سود۔ دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی، 2016ء

14 سورۃ القصص 77:20۔

15 سورۃ المائدۃ 3:5۔

ترجمہ ’’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل بنادیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کیا۔"

دین اسلام سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر مبنی وہ نظام حیات ہے جو ہر اعتبار سے کامل اور مکمل ہو اور وہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کی ضروریات کو پوری کرتا ہو۔ اس میں انفرادی سطح سے لے کر اجتماعی اور بین الاقوامی سطح تک کی زندگی کے ہر گوشے کے بارے میں رہنمائی کا سامان موجود ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللهِ الْإِسْلَامُ﴾[16]

ترجمہ ’’بے شک دین اللہ کے نزدیک فقط اسلام ہی ہے۔‘‘

لہٰذا اس میں پورا داخل ہونے کا مطالبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی سے باز آجاؤ، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے“[17] اس کا مطلب یہ ہے کہ کامل ایمان سے متصف ہونے اور مکمل اسلام میں داخل ہونے کے لئے تمہارے خیالات، تمہارے نظریات، تمہارے طور طریقے، تمہارے معاملات اور تمہاری سعی و عمل کے راستے سب کے سب بالکل تابع اسلام ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زندگی مختلف حصوں میں تقسیم کر کے بعض حصوں میں اسلام کی پیروی کرو اور بعض حصوں کی پیروی سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کرلو۔ اور دین کے کچھ امور کو ماننا اور بعض سے انکار کرنا جو کہ شیوہ منافقین ہے اس کے بارے میں مذمت وارد ہوئی، چنانچہ قرآن میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

﴿ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴾[18]

ترجمہ: یہ اس وجہ سے ہے کہ منافقین نے ان لوگوں سے جنھوں نے اللہ کی اتاری ہوئی چیز کا برا منایا، یہ کہا کہ ہم بعض معاملات میں آپ ہی لوگوں کی اطاعت کریں گے۔ اللہ ان کی اس رازاری کو خوب جانتا ہے۔

مزدور اور محنت کش کے فضائل

اسلام نے نہ صرف حلال روزی کمانے کو فرض قرار دیا بلکہ اپنے ہاتھ کے محنت کی روزی کو سب سے بہتر قرار دے کر مزدوروں اور محنت کشوں کو عزت کا مقام عطا کیا۔ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ "[19]

ترجمہ:’’حلال روزی کمانا فرض کے بعد ایک فرض ہے‘‘۔

---

16 سورۃ آل عمران،3:19۔

17 سورہ البقرہ2:208۔

18 سورۃ محمد 47:26۔

19 بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین بن علی، شعب الایمان، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض، 1423ھ، 2003ء، باب حقوق الاولاد والاھلین، ج 11، ص 175، رقم الحدیث: 8367۔

اور فرمایا:

«مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ »[20]

ترجمہ ''کسی انسان نے اس شخص سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا، جو اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کھاتا ہے''۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ »[21]

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ پیشہ ور (محنت و مزدوری کرنے والے) مسلمان کو محبوب رکھتا ہے''

اور فرمایا:

«مَنْ أَمْسَى كَالًّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ أَمْسَى مَغْفُورًا لَهُ»[22]

ترجمہ: ''جس نے ایسی حالت میں شام کیا کہ (دن بھر) اپنے ہاتھ کی محنت کے باعث تھک گیا ہو، (تو گویا) اس نے شام بخشی ہوئی حالت میں کیا''۔

مطلب یہ ہے کہ دن بھر کا تھکا ہوا مزدور شام ہوتے ہی اپنے گناہوں سے بخشش پا جاتا ہے۔

دفعہ 2: مزدور کسان پارٹی "اراضی کاشت کاروں کی ملکیت میں دو" کے نعرے کو عملی جامہ پہنائے گی۔ (ہمارا منشور ہے کہ خان کی آدھی زمین کاشت کاروں کو دی جائے گی)۔

تشریح

پارٹی ملکی وسائل اور قومی خزانوں پہ قابض اقلیت کے ناجائز تسلط کو ختم کر کے عوام کو بلا امتیاز معاشی حقوق کو یقینی بنائے گی اور ایسی سوشلسٹ ریاست کی تشکیل کرنا جس میں ہر شہری کو بنیادی جمہوری حقوق کی فراہمی یقینی بنائے جا سکے گی۔[23] یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اس معاملے میں ملک کے تقریباً ہر صوبے کی صورت حال انتہائی ظالمانہ نظام ہے، جاگیر دار کسانوں پر حکومت کر رہے ہیں پنجاب کے چودھری ہو یا سندھ کے وڈیرے یا پختون خوانین ہو یا بلوچستان کے سردار اکثریت کاشت کاروں کو پوری زندگی غلاموں کی طرح رکھتے ہیں کاشت کار ان کے اراضی کی خدمت میں سالہا سال صبح شام لگے رہتے ہیں سہولیاتِ زندگی سے کوسوں دور نہ ان بے چاروں کو اپنے حق کی آواز بلند کرنے دیتے ہیں۔یہی خوانین یا تو حکومتوں میں ہوتے ہیں یا حکومت کے لاڈلے ہوتے ہیں، اس طرح کے طبقات کی جمہوری حقوق کی کیا بات کی جائے یہ تو حفظانِ صحت، تعلیم، بجلی و گیس کو ترستے ہیں ان کو اس دلدل سے نکالنے کے لئے یہی فارمولہ سوچا گیا کہ " اراضی کاشت کاروں کی ملکیت میں دو" اور مالداروں کی آدھی زمین ان سے چھین کر کاشتکاروں کو دی جائے گی، چونکہ پارٹی کا عنوان ہی اس قسم کے مخصوص طبقے کو اٹھانا ہے تو اسی نعرے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے عوامی جمہوری ریاست کا مطالبہ کیا۔

---

20 بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب کَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ، ج3، ص57، رقم الحدیث:2072۔

21 طبرانی، ابو القاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، معجم الاوسط للطبرانی، دارالحرمین، قاہرہ، ۱۹۹۵ء، باب من اسمہ: مقدام، ج8، ص380، رقم الحدیث:8934۔

22 ایضاً، ج7، ص289، رقم الحدیث:7520۔

23 پاکستان مزدور کسان پارٹی، پروگرام و دستور، آئین دفعہ 2، مقصد، 37

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

علمی و تقابلی جائزہ

پارٹی جس ریاست کا خواب دیکھ رہی ہے اس میں ذاتی ملکیت قومی ملکیت میں منتقل ہوں گی۔اور اس حاصل ہونے والی آمدنی تمام تر سرکاری خزانے میں جائے گی ان کے یہاں اجتماعی ملکیت کا یہی تصور ہے۔ جب کہ :

اسلام میں جائز متبادل نظام ،غریبوں اور تنگ دستوں پہ خرچ کرنااور وقف کا نظام ہے

چونکہ ہمارے دین میں ان تمام مسائل کا حل موجود ہے جس پر عمل کر کے ان معاشی کمزوریوں کو دور کیا جاسکتا ہے،ایک طریقہ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں غریبوں کا بھی حق رکھا ہے چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾[24]

ترجمہ: "اور ان کے اموال میں سوال کرنے والوں اور محرومین کا حق ہے"۔

اسلام نے انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے) کا حکم دیا جس میں بے انتہاء وسعت ہے، جس میں زکوۃ وصدقات اور دم اور کفارات کی تمام شکلیں موجود ہے اور دوسری صورت انفاق فی سبیل اللہ میں وقف بھی شامل ہے، لیکن وقف ایسا صدقہ جاریہ ہے جومالک کی ملکیت سے نکل جاتاہے، لیکن دوسرے کی ملک میں داخل نہیں ہوتاہے۔ بلکہ وہ اللہ کی ملک میں شمار ہوتا ہے۔وقف کی مشروعیت کی حکمت یہ ہے کہ اوقاف سے انسان کی دینی ضرورتیں جیسے مساجد، مدارس، خانقاہیں، اسی طرح اوقاف سے انسان کی معاشی اور طبعی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں جیسے کنوئیں، چشمے، حوض، سڑکیں، وقف کی جاسکتی ہیں، اس کی منفعت زیادہ ہے کیوں کہ اوقاف میں مالک کی ملکیت باقی نہیں رہتی ہے اس لیے اس کا نفع تادیر قائم رہتاہے۔اوقاف کو وہی فضیلت حاصل ہے، جوصدقہ وغیرہ میں پائی جاتی ہے مثلا دس گنا، سات سو گنا، کئی گنا ثواب کا حاصل ہونا، گناہوں کی معافی، مصیبتوں اور پریشانیوں کا موقوف ہونا، رضائے الٰہی کا ذریعہ ہونا۔ صدقہ جاریہ وغیرہ کا ثواب بھی ملتا ہے۔

دفعہ 3: مزدور کسان پارٹی بے دخلی کو ہمیشہ بند کرے گی۔

تشریح:

پاکستان ایک ایسا زرعی ملک ہے جہاں زراعت سے وابستہ پانچ میں سے چار افراد سرے سے ہی بے زمین ہوں، جہاں زمینوں پر پسینہ بہانے والے ہاریوں کو نجی ملکیت سے سرفراز نہ کیا جائے، جہاں جمہوریت کے دعوے کرنے والے مشتبہ حربوں سے لاکھوں ایکڑ اراضی کے مالک بن بیٹھے ہوں وہاں کی معیشت کا اندازہ آپ لگا سکتے ہیں! آج تو جاگیردار طبقہ صنعت کار بھی بن چکا ہے۔ ملک میں بڑی بڑی ملیں اور فیکٹریاں ان کی ملکیت میں ہیں۔کمزور طبقات کی لیز ادانہ کرنے کے نام پر یا سرکار کے منصوبوں کی عدم تکمیل کو بہانہ بنا کر مکمل خاندانوں کو بے گھر کیا جاتا ہے پھر وہ روڈوں پہ آجاتے ہیں یا ان کو اراضی وجائیداد سے بے دخل کیا جاتا ہے پھر ان کا پرسان حال نہیں ہوتا پارٹی نے اشتراکیت کے اصول کے مطابق استیصال زدہ طبقہ کے لئے آواز اٹھایا اور بے دخلی کو روکنے کے نعرہ بلند کیا۔

علمی و تقابلی جائزہ

---

[24] سورۃ الذاریات 19:51۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

اسلام کے عادلانہ نظام کی حدود میں ان کو توازن حیات کو بروئے کار لایا جائے تو مزدور اور کسان بھی ملکی ترقی کے ثمرات سے بہرہ مند ہو سکتا ہے زرعی ملک اپنے باعزت اور باشعور کسانوں کے بغیر مکمل اور اچھا ملک نہیں کہلایا جا سکتا۔ انہیں ان کی محنتوں پہ داد دے کر انعام واکرام صلہ و جزاء والا معاملہ کیا جائے ان کے مراعات میں اضافہ کر کے ملک کی عوام کو مزید مضبوط کیا جا سکتا ہے، فقہی اعتبار سے ملکیت کی کئی قسمیں ہیں۔

1۔ ذاتی ملکیت اراضی

شریعتِ اسلامی نے ہر اس شخصی ملکیت کا احترام کیا ہے جو اس نے جائز اور مشروع طریقہ سے حاصل کی ہو مثلاً مورّث کی میراث سے، یا باہمی خرید و فروخت اور تبادلہ سے، یا سبقت اور پہل کر کے کسی دور افتادہ قطعہ زمین کو آباد کر کے اپنی ملکیت میں لے لے، یا حاکم نے اسے قطعہ زمین عطا کیا ہو، یا اسے زمین ہبہ یا وصیّت وغیرہ کے ذریعے اسکی ملکیت میں آئی ہو نیز اس طرح کے تمام مباح طریقہ تملیک کو تسلیم کیا ہے اور مالک کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی ملکیت میں مناسب تصرف کرے اور اس کا یہ عمل دوسروں کی معاشی تنگی کا سبب نہ بن پائے۔ اور شخصی ملکیت میں قبضہ، ظلم و جبر اور غصب کے راستے بالکل بند کر دیے ہیں۔

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ nاللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الأَرْضَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ»[25]

ترجمہ: "ابو سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور چند لوگوں کے درمیان ایک جھگڑا تھا انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین سے بچو اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے ایک بالشت بھر زمین کسی سے ظلماً لے لی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا''۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:

﴿من أخذ من الأرض شيئا بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين﴾[26]

ترجمہ: ''جس نے کسی زمین پر ناحق قبضہ کر لیا تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا''۔

مندرجہ بالا احادیث تمام قسم کے ناجائز قبضہ جات کا انکار کر رہی ہیں حتی کہ حکومت بھی مالک کی مرضی کے بغیر اس کی زمین نہیں خرید سکتی، عہد فاروقی کا قصہ علامہ شبلی نعمانی نے الفاروق میں نقل کیا ہے کہ'' عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع کیلئے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ان کا مکان خریدنا چاہا جو مسجد کے ساتھ تھا اور توسیع میں رکاوٹ بن رہا تھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جائز قیمت لے کر مکان دے دیں۔ لیکن عباسؓ اس بات پر راضی نہ ہوئے اور تنازعہ کی شکل پیدا ہو گئی آخر فریقین ''حکومتِ وقت اور سیدنا

25 بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب اثم من ظلم شیئا من الارض، ج3، ص130، رقم الحدیث:2453۔

26 ایضاً، رقم الحدیث:2454۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

عباس رضی اللہ عنہ ‘‘نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر کیا تو انہوں نے فیصلہ حکومت کے خلاف دے دیا اور جب سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے مقدمہ جیت لیا تو انہوں نے وہ مکان بلا قیمت ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد کی توسیع کیلئے دے دیا’’۔ [27]

ملاحظہ کیجئے مکان حاصل کرنے کیلئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد کتنا پاکیزہ تھا اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی اس معاملہ میں انتہائی فراخ دل ثابت ہوئے۔اس مقدمہ سے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عام لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ شریعتِ اسلامی میں شخصی ملکیت کا کس قدر تحفظ ہے کہ حکومت وقت بھی اس کی ملکیت اس سے بذریعہ قیمت نہیں خرید سکتی جب تک مالک خود راضی نہ ہو جائے۔

2۔اراضی مملکت کئی طرح کا ہوتا ہے،اراضی موات

اراضی موات ایسی بنجر مردہ زمین کو کہا جاتا ہے جسے کسی نے آباد نہ کیا ہو، اس کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ» وَيُرْوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ» [28]

ترجمہ:"جس نے مردہ پڑی بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے’’۔عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس اضافے کے ساتھ مروی ہے کہ:’’جس نے مردہ پڑی بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے بشرطیکہ وہ پہلے سے کسی مسلمان کی ملکیت نہ ہو اور اس میں ظالم کے پسینہ بہانے کا کوئی حق نہیں"۔

یعنی کسی اور کی ملکیت میں کاشت کاری کرنے والے کو اس کی محنت کا کوئی صلہ نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی ملکیت تصور کی جائے گی۔

3۔حکومتی اراضی سے کچھ حصہ [جاگیر،خواہ زمین ہو یا معدنیات]

بعض مستحقین یا مخصوص افراد کو عطا کر دیا جائے تو ایسی زمینوں کو اراضی اقطاع کہا جاتا ہے بشرطیکہ یہ اراضی پہلے سے کسی کی ملکیت میں نہ ہو۔ اقطاعِ اراضی کی عہد نبوی علیہ افضل الصلاۃ والسلام میں کئی مثالیں ملتی ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ [ہم لوگ نہ لیں گے] جب تک کہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی آپ اتنی ہی جاگیر عطا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو اس وقت تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو’’۔ [29]

لیکن دور حاضر میں وطنِ عزیز کا کیا المیہ ہے؟ یہاں تو عوام کی حکومت عوام پر ہے اور معیشت زبوں حالی کا شکار ہے پھر بھی آج تک تمام فوجی وسول حکومتیں ان اراضی کی منصفانہ اصلاح و تقسیم میں ناکام نظر آئی ہیں اور دنیا میں جہاں کہیں بھی حکومتیں اراضی کی اصلاحات متعارف کرانے میں ناکام ہوئی ہیں وہاں بے روزگاری، شورش اور خانہ جنگی نے بار بار جنم لیا ہے۔ روس، ویت نام اور چین میں دیہی علاقوں کے عدمِ اطمئنان کی وجہ سے ہی کیمونسٹوں نے حکومتوں کا تختہ اُلٹا تھا۔ ماضی قریب میں سُوڈان، نیپال، زمبابوے، وغیرہ کے تنازعات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ کس طرح زمین کی مِلکیت اور استعمال کا عرصہ نسلی اور طبقاتی تشدد کو ہوا دینے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔

---

27 علامہ شبلی نعمانیؒ،الفاروق،دارالاشاعت اردوبازار کراچی،2019ء،ص36۔

28 بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری،باب من احیاارضاموانا،ج3،ص106۔

29 بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،صحيح البخاري،مکتبہ بشریٰ،2014ء ، كتاب المساقاة،باب القطائع،رقم الحدیث:2376۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

پاکستان میں بھی بالکل ایسی ہی صورت حال ہے زمین کی ملکیت نہ ہونا پاکستان کے دیہی علاقوں میں غربت اور بھوک کی بلاشبہ سب سے بڑی وجہ ہے۔ تقریباً 70 فیصد دیہی آبادی کے پاس اپنی اراضی نہیں ہے اور پاکستان کی کل اراضی کی 71فیصد Agricultural Irrigated Land زمین کو قابل کاشت Arable Land بنایا جا سکتا ہے۔جو کہ 1975 میں تقریباً 6کروڑ 84لاکھ پاکستانیوں کیلئے 595.19 Million Hector تھی یعنی کل قابل کاشت اراضی کا صرف 21فیصد اور آج تقریباً 19 کروڑ پاکستانیوں کیلئے 30.20Million Hector یعنی کل قابل کاشت اراضی کا صرف 23 فیصد ہے۔ اس 23فیصد رقبہ کا 47فیصد خواص کے پاس ہے اور باقی اراضی اسوقت عوام کی ملکیت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ برّصغیر ہند میں برطانوی قانون کے تحت نجی جائیداد رکھنے کے حقوق بنیادی طور پر جاگیر داروں کو دیئے گئے تھے جس کا مقصد ان کی حمایت حاصل کرنا تھا اور آزادی ملنے کے بعد بھی پاکستان کی حکومتوں نے جاگیر داروں کے طبقہ اشرافیہ کو نوازنے کے لئے ان قوانین کو برقرار رکھا ہے جن میں سے بہت سے جاگیر دار معروف سیاست دان بن چکے ہیں اِسی لئے اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ ملک میں اصلاحاتِ اراضی کی کوششیں غیر مُنظم اور غیر مؤثر ثابت ہوتی رہی ہیں۔

خلاصہ بحث

مردان، صوابی اور چارسدہ کے مختلف شہروں مثلاً اتمانزئی، ترنگزئی اور عمرزئی کے میرہ جات میں جب (خوانین) اور کسانوں کے اختلافات شروع ہوئے۔ خوانین نے مظالم شروع کیے اور لوگوں کو بے دخل کرنا شروع کیا۔ جب خوانین کے مظالم حد سے بڑھ گئے۔ تو مختلف تحریکوں نے جنم لینا شروع کیا۔ جن میں غلہ ڈھیر کسان تحریک مفتی آباد کسان تحریک، ۱۹۴۸ء کسان تحریک سرفہرست تھیں۔ اور اپریل 1963ء میں یہ تمام تحریکیں کسان کمیٹی میں ضم ہو گئیں اور مئی 1968ء کو کسان کمیٹی مزدور کسان پارٹی میں تبدیل ہو گئی' جس کے پہلے صدر لالہ زیارت گل صاحب مقرر ہوئے۔ یہ کسانوں کی ہر ممکنہ مدد کیا کرتی تھی اور ملک کے جاگیرداروں، اجارہ داروں اور سرمایہ داروں کے لوٹ کھسوٹ سے نجات کے لیے ہر ممکنہ کوشش کرتی تھی۔ اس پارٹی کا اپنا منشور بھی ہے جس میں بہت سارے دفعات اسلامی تعلیمات کے موافق ہیں۔ مثلاً مظلوموں کی مدد کرنا۔ مزدوروں کو معاشی ماحول فراہم کرنا۔ اور ان کے حقوق کے لئے لڑنا۔ اور جبری مشقت / بیگار کو ختم کرنا۔ ظالمانہ ٹیکسوں سے نجات دلانا۔ اور زرعی اصلاحات کا نفاذ وغیرہ۔اس کے علاوہ بعض دفعات اسلامی تعلیمات کے مخالف ہیں۔ مثلاً دفعہ نمبر(۱) عوامی جمہوری ریاست، اشتراکیت، سوشلزم اور اجتماعی ملکیت کے نام سے جو آواز اٹھاتے ہیں ان میں اگر یہ لوگ اپنا نظریہ اسلامی تعلیمات کے موافق کردیں تو صحیح معنوں میں خدمت خلق کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆